اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”دینی کاموں کے مدنی پھول“

(01): ”دعوتِ اسلامی کے ۸ مدنی پھول“

از: شیخ طریقت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مدینہ ۱: دعوتِ اسلامی کا بنیادی مقصد اسلامیّات کو دنیا کے لوگوں تک اِس طرح پہنچانا کہ مُبلّغین خود بھی سنّتوں سے آراستہ رہیں، اور مُناظرانہ ردّ کو ماہرِ فن عُلَماءِ اہلسنّت پر چھوڑ کر تبلیغ واشاعت کا کام کرتے رہیں۔

مدینہ ۲: اسلامیّات سے مُراد شہنشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شیریں مقال، پیکرِ حُسن وجمال، مخزنِ عظمت و کمال، دافعِ رنج وملال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال، محبوبِ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وہ اَقوال واَفعال ہیں جن پر حضرت سیدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ، حضرتِ سیّدُنا امام مالک، حضرتِ سیّدُنا امام شافعی، حضرتِ سیّدُنا امام احمد بن حَنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم قائم رہے۔ سیّدُنا امام ابوالحسن اشعری، سیّدُنا امام ابومَنصور ماتُریدی رضی اللہ عنہما جن کی تعلیم دیتے رہے۔ سرکارِ بغداد حُضورِ غوثِ پاک حضرت سیّدُنا شیخ عبدُالقادِر جیلانی، سرکارِ غریب نواز حُضور سیّدُنا خواجہ مُعینُ الحقّ وَالدّین چِشتی، حُضور سیّدُنا شیخ شہابُ الحقّ وَالدّین سُہروردی، حُضور سیّدُنا شیخ بہاؤُالحقّ وَالدّین نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جن کے عامل رہے۔ عُلَماءِ اہلسنّت مثلًا صاحبِ ردُّالمُحتار، خاتَمُ الفُقَہاء سیّدُنا شیخ سیّد محمد امینُ الدّین ابنِ عابِدین شامی قُدِّس سرُّہُ السّامی، سیّدُنا شاہ مُلّا جیون ہِندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سیّدُنا شاہ عبدُالعزیز مُحدِّث دِہلوی (علیہ رحمۃ القوی) وغیرہُم جنکے قائل رہے، خُصوصًا میرے ولیِّ نعمت، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِسنّت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیِٔ سنّت، ماحِیِٔ بِدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خیروبرکت، حضرتِ علامہ مولٰینا اَلحاج اَلحافظ اَلقاری شاہ امام احمد

www.farzuloom.net

رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کہ جنہوں نے انکی تصریحات کو اپنی تصانیفِ مبارکہ میں بیان کردیا اور اس کو اَلمُعتَمَدُ المُستَنَد، تمھیدُ الایمان اور حُسّامُ الحَرَمین وغیرہ کُتُبِ مُفیدہ میں واضح فرمادیا ہے۔

مدینہ ۳: تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں مَسلکِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مضبوطی سے قائم رہیں، اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک وہی ہے جو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سلف صالحینِ عِظام رحمھم اللہ تعالیٰ کا مسلک تھا، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایک مان کر اُسی کی بندگی اور شَہَنشاہِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، سُرورِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اُس کا بھیجا ہوا سچّا اور آخری رسول ماننا، نیز اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مَحَبَّت وعظمت کی مُکمّل پاسداری کرنا، ضَروریاتِ دین میں سے کسی کا بھی انکار نہ کرنا، نیز اللہ و رسول وصحابۂ کرام عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہُم کی تَوہین وتَنقیص سے مکمّل دُور اور گستاخوں سے دُور و نُفُور رہنا، وغیرہ وغیرہ۔

مدینہ ۴: اسلام میں عُلَماءِ حق کی بہت زیادہ اہمیّت ہے اور وہ عِلمِ دین کے باعِث عوام سے افضل ہوتے ہیں، غیرِ عالِم کے مقابلے میں عالِم کو عبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے، چنانچہ حضرتِ محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، ''عالِم کی دو رکعت غیرِ عالِم کی سَتّر رَکعَت سے افضل ہے۔'' (کنز العمال ج ۱۰ص ۸۷) لہٰذا دعوتِ اسلامی کے تمام وابَستگان بلکہ ہر مسلمان کے لیے ضَروری ہے کہ وہ عُلَماءِ اہلسنّت سے ہر گز نہ ٹکرائیں ان کے ادب واحترام میں کوتاہی نہ کریں، علماءِ اہلسنّت کی تحقیر سے قطعاً گُریز کریں۔ بلا اجازتِ شَرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کرکے غیبت کا گناہِ کبیرہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام نہ کریں، حضرت سیِّدُنا ابوالحفص الکبیر علیہ رحمۃ القدیر فرماتے ہیں، ''جس نے کسی عالِم کی غیبت کی تو قیامت کے روز اس کے چِہرے پر لکھا ہوگا، یہ اللہ کی رَحمت سے مایوس ہے۔'' (مکاشفۃ القلوب، فی بیان الغیبۃ، ص ۷۱) حضرتِ سیِّدُنا ابوذرّ غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ''عالِم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل وحُجَّت ہیں تو جس نے عالِم میں عیب نِکالا وہ ہلاک ہوگیا۔'' (کنزُ العمال ج ۱۰ص ۷۷) میرے آقا اعلیٰ حضرت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''اُس کی (یعنی عالِم کی) خطا گیری (یعنی بھول نکالنا) اور اُس پر اعتِراض حرام

www.farzuloom.net

ہے اور اِس کے سبب رہنمائے دین سے کَنارہ کَش ہونا اور اِستِفادَۂ مسائل چھوڑ دینا اِس کے حق میں زہر ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۷۱۱) اُن نادان لوگوں کو ڈر جانا چاہیے جو بات بات پر عُلَمائے کِرام کے بارے میں توہین آمیز کلِمات بک دیا کرتے ہیں مثلاً بھئی ذرا بچ کر رہنا کہ ''علّامہ صاحِب'' ہیں، عُلَما لالچی ہوتے ہیں، ہم سے جلتے ہیں، ہماری وجہ سے اب ان کا کوئی بھاؤ نہیں پوچھتا، چھوڑو چھوڑو یہ تو مولوی ہے، (معاذَ اللہ عالِم کو بعض لوگ حقارت سے کہہ دیتے ہیں) ''یہ مُلّا لوگ!''، عُلَما نے (مَعاذَ اللہ) سُنّیت کا کوئی کام نہیں کیا (بعض اوقات ناپسندیدگی کا اِظہار کرتے ہوئے کہہ دیا جاتا ہے) فُلاں کا اندازِ بیان تو مَولَویوں والا ہے وغیرہ وغیرہ۔ عالِم کی تَوہین کی صورتیں اور ان کے بارے میں حکمِ شَرعی بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''اگر عالِمِ دین کو اس لیے بُرا کہتا ہے کہ وہ ''عالِم'' ہے جب تو صَریح کافِر ہے اور اگر بوجہِ عِلم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کِسی دُنیوی خُصُومت (یعنی دشمنی) کے باعِث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا ہے اور تحقِیر کرتا ہے تو سخت فاسِق و فاجِر ہے اور اگر بے سبب (یعنی بِلا وجہ) رنج (بُغض) رکھتا ہے تو مَرِيضُ القَلبِ وَخَبِيثُ البَاطِنِ (یعنی دل کا مریض اور ناپاک باطِن والا) ہے اور اُس (یعنی خواہ مخواہ بُغض رکھنے والے) کے کفر کا اندیشہ ہے۔ ''خُلاصہ،، میں ہے مَن اَبغَضَ عَالِماً مِّن غَيرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِيفَ عَلَيهِ الكُفرُ (یعنی جو بِلا کسی ظاہِری وجہ کے عالِمِ دین سے بُغض رکھے اُس پر کُفر کا خوف ہے'') (فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۱۴۰ مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی) شَریعت و عُلَمائے دین کی تحقیر کے بعض کُفریہ کلِمات و انداز کی مِثالیں پیش کی جاتی ہیں، اگر مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی نے ماضی میں اپنے قول یا فِعل سے عالِم کی بسببِ عِلمِ دین توہین کر ڈالی ہو تو وہ توبہ و تجدیدِ ایمان کرلے اور اگر شادی شدہ ہو تو تجدید نکاح اور کسی کا مُرید ہو تو تجدیدِ بَیعَت بھی کرلے۔

☆شَریعَت کی توہین کرنا کُفر ہے مثلاً کہا: میں شَرع وَرع نہیں جانتا یا جس کو کسی مُحتاط عالِمِ دین کا فتویٰ پیش کیا گیا اُس نے کہا: میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ زمین پر پٹک دیا۔ (ماخوذ از بہارِ شَریعَت حصہ ۹ ص ۱۷۲)

www.farzuloom.net

☆''مولوی لوگ کیا جانتے ہیں،''اس (جملے) سے ضَرور عُلَما کی تَحقیر نکلتی ہے اور عُلَماءِ دین کی تَحقیر کُفر ہے (فتاویٰ رضویہ ج ٦ ص ٢٤ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

☆جو کہے مولَوی سب بدمَعاش ہیں یعنی سب عُلَما کو بُرا کہے اُس پر حکمِ کُفر ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ ج ٤ ص ٤٥٤)

☆''عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا،''کلمہ کُفر ہے (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ٦ ص ١١٥ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

☆ یہ کہنا بھی کُفر ہے کہ مولویوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

☆ یہ کہنا کہ ''دین اللہ تعالیٰ نے تو آسان اُتارا تھا مولویوں نے مشکِل کر دیا'' کفر ہے کیونکہ اَلْاِ سْتِخْفَافُ بِالاَشْرَافِ وَالعُلَمَاءِ کُفر" (یعنی سادات وعُلَما کی تخفیف وتَحقیر کُفر ہے) (مجمعُ الاَنْھُر ج ٢ ص ٥٠٩)

☆جو کہے: عُلَما جو علِم سکھاتے ہیں مَحض قِصّے کہانیاں ہیں یا خواہِشات ہیں یا مَحض دھوکہ ہیں یا کہا، میں حِیلوں کے علِم کا منکِر ہوں یعنی شَرِیعت کو حِیلہ کہا یہ تمام اقوال کُفر ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ٢ ص ٢٧٠)

☆جو کہے: ''علِم کا کیا کروں گا جیب میں روپے ہونے چاہیں'' ایسا کہنے والے پر حُکمِ کُفر ہے۔
☆ کسی نے عالِم سے کہا: ''جا اور علِم کو کسی برتن میں سنبھال کر رکھ۔'' یہ کُفر ہے

(فتاویٰ عالمگیری ج ٢ ص ٢٧١)

یاد رہے ! تعظیم صِرف عُلَمائے اہلسنّت ہی کی کی جائے گی، رہے بدمذہب عُلَما (یعنی عُلَماءِ سُوء) تو اُن کے سائے سے بھی بھاگے کہ ان کی تعظیم حرام، اُن کا بیان سننا ان کی کُتُب کا مُطالَعہ کرنا اور انکی صُحبت اختیار کرنا حرام اور ایمان کے لیے زہرِہَلاہَل ہے۔

www.farzuloom.net

مدینہ ۵: معمولاتِ اہلسنّت ہماری پہچان ہے لہٰذا ان کی بجاآوری میں کوتاہی نہ فرمایئے۔ مثلاً

(الف) ربیعُ النّور شریف میں دھوم دھام سے جشنِ وِلادت منایئے، اپنے مکان اور دُکان وغیرہ پر ابتدائی ۱۲ دن چراغاں اور سارا مہینہ (گاڑیوں پر بھی) سبز سبز پرچم لہرایئے۔ اپنی مسجِد اور محلّے وغیرہ کو بھی بَرقی قُمقُموں اور سبز سبز پرچموں سے خوب سجایئے، شبِ وِلادت (ربیعُ النّور شریف کی ۱۲ویں رات) اجتماعِ ذِکر و نعت میں گزارنے کے بعد ہاتھوں میں سبز پرچم اُٹھائے کھڑے ہو کر عَین صُبحِ صادِق کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے صُبحِ بہاراں کا استِقبال کیجئے، ۱۲ ربیعُ النّور شریف یعنی عیدِ میلادُ النّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دن مرحبا کی دھومیں مچاتا ہوا جُلوسِ میلاد نکالئے۔

(ب) عیدِ معراجُ النّبی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسلام۔ ایامِ خُلَفائے راشِدین علیہم الرضوان۔ سالانہ گیارھویں شریف اور یومِ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلے میں ۲۵ صَفَرُ المُظفّر کو اجتماعِ ذِکر و نعت کا اِنعقاد فرمایئے۔

(ج) اَعراس کے مواقع پر مَزاراتِ اولیاء رَحِمَھُمُ اللہُ تَعالیٰ سے مُلحِقہ مساجِد میں مَدَنی قافِلے ٹھہرایئے، اپنے جدوَل کے مطابِق وہاں زائرین میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے اور صاحِبِ عُرس کی خوب بَرَکتیں لوٹیئے۔

مدینہ ۶: تمام دعوتِ اسلامی والوں کو چاہیے کہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، اپنے ملک کی انتِظامی کابینہ اور اپنے یہاں کی مجلسِ مُشاوَرت حتّٰی کہ اپنے یہاں کی مشاورت کے ذَیلی نگران کی شرِیعَتِ مُطَہّرہ کے دائرے میں رہ کر اطاعت کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرتے رہیں۔

مدینہ ۷: شیطان غیبتیں کروا کر دین کے کام کا بُہت نقصان کرواتا ہے۔ لہٰذا اگر آپ کسی اسلامی بھائی میں بُرائی پائیں تو بلااجازتِ شرعی دوسروں پر اظہار کرکے غیبت کا کبیرہ گناہ کرنے کے بجائے ممکنہ صورت میں براہِ راست اُسی کو نرمی کے ساتھ اکیلے میں سمجھایئے اگر ناکامی ہو تو خاموشی اختیار فرمایئے اور اُس کے لیے دعا کیجئے۔ اگر دینی نقصان کا اندیشہ ہو تو تنہائی میں یا لکھ کر اپنے یہاں کی مُشاوَرت کے ''ذَیلی نگران'' کا تعاوُن حاصِل کیجئے جب کہ وہ مسئلہ (مَس۔ءَ۔لَہ) حل کر سکتا ہو۔ ورنہ شَرِیعَت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے مزید آگے مثلاً اپنی مُشاوَرت کے ''حلقہ نگران'' اگر یہ بھی نہ کرسکے تو عَلاقائی مشاوَرت کے نگران، پھر تحصیل

www.farzuloom.net

مُشاوَرت کے نگران، پھر شہر مُشاوَرت کے نگران، پھر ڈویژن کی مُشاوَرت کے نگران، پھر صُوبے کی مشاوَرت کے نگران، پھر مُلک کی اِنتِظامی کابینہ کے نگران سے رُجُوع کیجئے۔ یاد رکھیئے ! اگر آپ نے شَرعی مَصلِحت کے بِغیر کسی ایک سے بھی خواہ وہ کتنا ہی بڑا ذمّے دار ہو اُس اسلامی بھائی کی بُرائی بیان کی تو یہ گناہ کا کام ہوگا۔اور اگر آپ کی وجہ سے بات عام ہو گئی اور عَلاقے میں تنظیمی مسائل کھڑے ہو گئےاور سنّتوں کے مَدَنی کام کو نقصان پہنچا تو آپ کی گردن پر دین کے کام میں فساد برپا کرنے کاالزام اور دردناک عذاب کااِستِحقاق ہوگا۔

مدینہ ۸ : سنّتوں بھرے اِجتماعات وغیرہ میں بیان کی دو صورَتیں ہوں گی۔

(الف) وہ مُبَلِّغین جو علم و عمل میں مُمتاز ہوں گے اور تبلیغِ دین کی بھرپور صَلاحیّت رکھتے ہوں گے (مثلًا درسِ نظامی کرلیا ہو نیز مُطالعہ وسیع ہونے کے ساتھ ساتھ حافِظہ بھی قوی ہو اور شَرعی غَلَطیاں نہ کرتے ہوں) ان کو زَبانی بیان کرنے کی اجازت ہوگی۔

(ب) وہ مُبَلِّغین جو علم میں مُمتاز نہ ہوں گے وہ علمائے اہلسنّت کی کُتُب سے حسبِ ضَرورت فوٹو کاپیاں کروا کر اپنی ڈائری میں چسپاں کرکے اُنہیں دیکھ کر مِن وعَن بیان کریں گے۔

اے ربِّ محمد بہرِ رضا، عطاؔر کی ہو مقبول دعا
ہر ''دعوتِ اسلامی والا'' سنّت کا علم لہراتا رہے

اٰمین بجاہِ النبیِّ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

(تعارفِ دعوتِ اسلامی ص ۴۷ تا ۵۶)

---

(02): ”مدنی قافلے کی 44 نیتیں“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اعلیٰ حضرت رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ سے کئے جانے والے سُوال کے ذَرِیعے یہ بھی معلوم ہوا کہ نَمازوں کا جذبہ رکھنے والے اُس دور کے مسلمان بھی نیکی کی دعوت کیلئے قافِلے میں سفر کیا کرتے تھے

www.farzuloom.net

اور اب تو فیضانِ رضا سے اِس مَدنی کام کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مَدنی تحریک، دعوتِ اسلامی بھی قائم ہو گئی ہے۔ جس کا مَدنی پیغام تادمِ تحریر کم و بیش دنیا کے 150 مُلکوں میں پہنچ چکا ہے! سنّتوں کی تربیّت کے مَدنی قافِلے کے مسافِروں کے تو بس وارے ہی نیارے ہو جاتے اور نیکیوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں، اس مَدنی سفر میں جس قَدر اچھّی اچھّی نیّتیں کریں گے ان شاء اللہ عزوجل اُسی قَدر ثواب بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ مثلاً حسبِ حال ان میں یہ نیّتیں کی جاسکتی ہیں: *اگر شَرعی مِقدار کا سفر ہوا تو گھر میں روانگئ سفر کی دو رَکعت نَفل ادا کروں گا *اپنے ذاتی خَرچ پر سفر کروں گا *پلّے سے کھاؤں گا *ہر بار سُواری کی دُعا پڑھوں گا اور موقع ملا تو پڑھاؤں گا *اگر کسی اسلامی بھائی کو جگہ نہیں ملے گی تو اپنی نِشَست ترک کرکے اُس پر اُس کو بِاِصرار بٹھاؤں گا *بس یا ریل گاڑی میں کوئی بوڑھا یا بیمار مسلمان نظر آئے گا تو اُس کیلئے نِشَست خالی کر دوں گا *مَدنی قافِلے والوں کی خدمت کروں گا *امیرِ قافلِہ کی اطاعت کروں گا *زبان، آنکھوں اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی فُضول گوئی، فُضول نگاہی سے بچوں گا اور خواہِش سے کم کھاؤں گا *سفر میں بھی ہر موقع پر "مَدنی اِنعامات" پر عمل جاری رکھوں گا *وُضو، نَماز اور قراٰنِ پاک پڑھنے میں جو غَلَطیاں ہوں گی وہ عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں رہ کر دُرُست کروں گا۔ (جو جانتا ہو وہ یہ نیّت کرے کہ سکھاؤں گا) *سنّتیں اور دعائیں سیکھوں گا اور *دوسروں کو سکھاؤں گا اور *ان پر زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا *تمام فرض نَمازیں مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کروں گا *تَہَجُّد، اِشراق، چاشت اور اَوّابین کی نَمازیں پڑھوں گا *ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گا، فارِغ اوقات ملے تو اللہ اللہ کرتا رہوں گا، دُرُود شریف پڑھتا رہوں گا۔ (دورانِ درس و بیان وغیرہ بغیر کچھ پڑھے خاموشی سے سننا ہوتا ہے) *"صدائے مدینہ" لگاؤں گا یعنی نَمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگاؤں گا *راستے میں جب جب مسجِد نظر آئے گی تو بُلند آواز سے **صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!** کہہ کر **صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمّد** کہوں گا اور کہلواؤں گا *بازار میں جانا پڑا تو بِالخصوص نیچی نِگاہیں کئے گزرتے ہوئے بازار کی دُعا پڑھوں گا اور موقع ملا تو پڑھاؤں گا *مسلمانوں سے پُر تپاک طریقے پر ملاقات کروں گا *خوب انفرادی کوشِش کروں گا *ہاتھوں ہاتھ مَدنی قافِلے میں سفر کیلئے مسلمانوں کو تیّار کروں گا *نیکی کی دعوت دوں گا *درس دُوں گا *موقع ملا تو سنّتوں بھرا بیان کروں گا *جہاں قافلِہ جائے گا وہاں

www.farzuloom.net

کے کسی بُزُرگ کے مزار شریف پر مَدَنی قافِلے کے ہمراہ حاضِری دوں گا* سُنّی عالِم کی زیارت کروں گا*اگر مَدَنی قافِلے کا کوئی مسافِر بیمار ہو گیا تو تیمارداری کروں گا*اگر کسی مسافِر کے پاس خرچ ختم ہو گیا تو امیرِ قافِلہ کے مشورے سے اُس کی مالی امداد کروں گا* سفر میں اپنے لئے، گھر والوں کیلئے اور اُمّتِ مسلمہ کیلئے دُعائے خیر کروں گا* جس مسجِد میں قِیام ہو گا وہاں وُضو خانے اور مسجِد کی صفائی کروں گا*اگر کسی نے بِلاوجہ سختی کی تب بھی صَبْر کروں گا* تھکن وغیرہ کے سبب غصّہ آگیا تو زَبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے ضَبط کروں گا*اگر مسجِد میں مَدَنی قافِلے کو قِیام کی اجازت نہ ملی تو کسی سے اُلجھنے کے بجائے اِس کو اپنے اِخلاص کی کمی تصوُّر کروں گا اور مدنی قافِلے کے ساتھ ہاتھ اُٹھا کر دعائے خیر کرتا ہوا پلٹوں گا*اگر کوئی جھگڑا کرے گا تو حق پر ہونے کے باوُجود اُس سے جھگڑا نہ کرکے حدیثِ پاک میں دی ہوئی اِس بِشارت کا حقدار بنوں گا، جس میں نبیِّ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں: جو حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کیلئے جنّت کے (اندرُونی) کَنارے میں ایک گھر کا ضامِن ہوں۔ (ابوداؤد ج ۴ ص ۳۳۲ حدیث ۴۸۰۰) *اگر کسی نے ظُلماً مارا بھی تو جوابی کاروائی کرنے کے بجائے شُکر ادا کروں گا کہ راہِ خدا عزوجل میں مار کھانی کے باوجود دین پر ڈٹے رہنے والی "سنّتِ بلالی" ادا ہوئی*اگر میری وجہ سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہو گئی تو اُسی وقت عاجِزی کے ساتھ مُعافی مانگوں گا*چُونکہ ہر وقت ساتھ رہنے میں حق تلفیوں کا اِمکان زیادہ رہتا ہے لہٰذا واپَسی پر ہر ایک سے فردًافردًا انتِہائی لَجاجت کے ساتھ مُعافی تَلافی کروں گا*(شرعی) سفر سے واپَسی پر گھر والوں کیلئے تُحفہ لے جانے کی سنّت ادا کروں گا*(سفر اگر شَرعی ہو اتو) مسجِد میں آکر غیر مکروہ وقت میں واپسیٔ سفر کے دو نفل پڑھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(نیکی کی دعوت ۱۲۹ تا ۱۲۷)

---

(03): "انفرادی کوشش کی ۱۵ نیتیں"

www.farzuloom.net

اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے حسبِ حال یعنی موقع کی مُناسَبَت سے بے شُمار نیتیں کی جاسکتی ہیں،ان میں سے 15 پیش کی جاتی ہیں:

(1)اللہ عزوجل کی رِضا کیلئے نیکی کی دعوت دینے کیلئے انفِرادی کوشِش کرتا ہوں(2)سلام وجوابِ سلام کے بعد گرم جوشی سے ہاتھ ملاؤں گا(3) **صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!** کہہ کر دُرُود شریف پڑھاؤں گا اور پڑھوں گا(4)چُونکہ سامنے والے کے چِہرے پر نظریں گاڑ کر گفتگو کرنا سنّت نہیں لہٰذا حتَّی الامکان نیچی نگاہیں کئے بات چیت کروں گا (نیچی نگاہیں کرکے انفرادی کوشِش کرنے سے نیکی کی دعوت کا فائدہ ان شاءَ اللہ عزوجل کئی گُنا بڑھ جائے گا)(5)سنّت پر عمل کی نیّت سے مُسکرا کر بات کروں گا(6)طنز بازی اور غیر سنجیدہ گفتگو سے بچوں گا(7)سامنے والے کی نفسیّات کے مطابِق گفتگو کی کوشِش کروں گا(8)گہرے مسائل چھیڑ کر اُس کو تشویش میں نہیں ڈالوں گا(9)بِلا ضَرورت موجودہ سِیاست اور دَہشت گردی وغیرہ کے تذکرے نہیں کروں گا(10تا12)سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت،مَدَنی قافِلے میں سفر اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کا ذِہن دینے کی سعی کروں گا(13)نئے اسلامی بھائی کو ایک دم سے داڑھی رکھنے اور عمامہ شریف پہننے کی تلقین کے بجائے نَماز کی فضیلت وغیرہ بتاؤں گا۔(ہاں جس سے بات کر رہے ہیں وہ "شَیوڈ" ہے اور ظنِّ غالب ہے کہ اِس کو داڑھی بڑھانے کا کہیں گے تو مان جائے گا تب تو اُس کو داڑھی مُنڈانے سے منع کرنا واجِب ہو جائے گا،مگر عُموماً نئے اسلامی بھائی پر "ظنِّ غالِب" ہونا دشوار ہوتا ہے، عمل کے جذبے کی کمی کا دَور ہے،نئے اسلامی بھائی کو داڑھی رکھنے کا اصرار کرنے پر ہو سکتا ہے آیندہ آپ کے سامنے آنے ہی سے کترائے)(14)سامنے والے کا لہجہ اگر ناگوار یا طنز بھرا ہوا تو سمجھ جانے کے باوُجود اِس کا اُس پر اظہار کئے بِغیر صَبر اور نرمی کے ساتھ عاجِزانہ انداز میں بات جاری رکھوں گا(15)اگر انفِرادی کوشش کا اچّھا نتیجہ سامنے آیا تو اللہ عزوجل کا کرم سمجھوں گا اور شکرِ الٰہی بجالاؤں گا،اور اگر کوئی ناخوشگوار بات پیش آئی تو سامنے والے کو سخت دل وغیرہ سمجھنے کے بجائے اِسے اپنے اِخلاص کی کمی تصوُّر کروں گا۔

(نیکی کی دعوت ۳۳۲تا۳۳۳)

www.farzuloom.net

(04): ”انفرادی کوشش کاغلط انداز“

اِنفرادی کوشِش کرنے میں سُوالات سے پرہیز کرنا بَہُت مناسِب ہے کیوں کہ بعض سُوالات سامنے والے کو مُروَّت میں جھوٹ بُلوا سکتے ہیں، ''انفرادی کوشش'' کے غَلَط انداز کو فرضی مکالمے کی صورت میں پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں: بابُ المدینہ کے کسی مبلِّغ اور زید کی ملاقات ہوئی، سلام دعا کے بعد مبلِّغ نے اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے سُوال کیا: ہفتہ وار اجتِماع میں آتے ہیں یا نہیں؟

زید نے شرکت سے محرومی کے باوُجود یہ سوچتے ہوئے کہ باب المدینہ میں ہونے والے ہزاروں کے اجتماع میں میرے آنے نہ آنے کا اس ''مبلِّغ'' کو پتا چلنے سے رہا للہذا مُروَّت میں کہدیا: جی ہاں۔

مبلِّغ نے اپنے زُعم (یعنی خیال) میں کام پکّا کرنے کیلئے پوچھا: کیا پابندی سے آتے ہیں؟

زید جوکہ ایک بار جھوٹ بول چکا تھا اُس سے انکار نہ بن پڑا اس لئے کہدیا: کیوں نہیں۔

مبلِّغ: اچّھا جلدی آجاتے ہیں یا دیر سے؟

زید جو کہ پہلی بار جھوٹ بول کر پھنس چکا تھا اور دوسری بار بھی جھوٹ بولدیا تھا یُوں دل بھی جھوٹ کے حوالے سے کھلنے لگا تھا للہذ بول اٹھا: میں تو جلدی جلدی آکر بیٹھ جاتا ہوں۔

مبلِّغ: ماشاء اللہ! اچّھا یہ تو بتایئے ساری رات رُکتے ہیں یا نہیں؟ تہجُّد کیلئے اٹھتے ہیں یا نہیں؟ وہیں باجماعت نَمازِ فجر ادا کرتے ہیں یا نہیں؟ پھر مَدَنی حلقے میں شرکت کرتے ہیں یا نہیں؟ اشراق و چاشت کے نوافِل اور اختِتامی صلوٰۃ وسلام پڑھ کر ہی گھر جاتے ہیں نا؟

زید نے مُروَّت میں: ہاں ہاں، کیوں نہیں، جی، بے شک کہتے ہوئے ہر سُوال کی توثیق کردی اور جان چھُڑانے کیلئے جُوں ہی پلٹا کہ مبلِّغ نے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا: اچّھا یہ تو بتاتے جایئے! اِس سال تین روزہ اجتِماع میں ملتان شریف بھی آئے تھے نا؟

www.farzuloom.net

زید جو کہ بالکل نیا اسلامی بھائی تھا اس نے سوچا کہ اگر ''نا'' کہوں گا تو یہ مبلّغ ناراض ہو جائے گا اور لیکچر سنائے گا، لاکھوں کے اجتماع میں کس کو پتا کہ کون آیا تھا اور کون نہیں لہٰذا یہاں بھی جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اُس نے کہدیا: آیا تھا۔

مبلّغ: پہلے دن آئے تھے یا آخری دن؟

زید: پہلے ہی دن سے آگیا تھا۔

مبلّغ: اچھا یہ تو بتایئے کہ اکیلے آئے تھے یا دوستوں کو بھی ساتھ لائے تھے۔

زید: ہم چار دوست مل کر آئے تھے۔

مبلّغ: بھائی! وہاں سے آپ چاروں نے ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلوں میں سفر بھی کیا یا نہیں؟ زید: جی ہاں، کیوں نہیں۔ اچھا میں چلتا ہوں۔۔۔۔

مبلّغ: ارے بھائی ذرا ٹھہریئے! یہ تو بتایئے کہ مَدَنی چینل دیکھتے ہیں یا نہیں؟

زید نے مُرُوَّت میں یہاں بھی جھوٹ موٹ ''ہاں'' کہکر جان چھڑائی۔ (مگر ابھی جان کہاں چھوٹی تھی مبلّغ نے مزید ایک اور سُوال جڑ دیا)

مبلّغ: اچھا یہ تو بتایئے دوسروں کو مدنی چینل دیکھنے کی دعوت بھی دیتے ہیں یا نہیں؟

زید: (جو کہ 13 عدد جھوٹ بول چکا تھا، یہاں بھی اُس نے جھوٹ بول دیا) کیوں نہیں میں نے تو سارے خاندان والوں میں مَدَنی چینل کی تشہیر کر دی ہے۔ اچھا مجھے اجازت دیجئے۔

دیکھا آپ نے! مبلّغ اگرچِہ مذکورہ سُوالات کرکے گنہگار نہ ہوا تاہم اس کے انفِرادی کوشِش کے غَلَط انداز کے سبب زید جھوٹ کے 15 عدد گناہوں میں پھنسا۔ بے شک زید ہی گنہگار ہوا کہ یہاں کوئی اِکراہ کی صورت نہ تھی یعنی سچ بولنے میں جان چلی جانے یا شدید پٹائی ہونے یا کسی عُضو کے بے کار کر دیئے جانے وغیرہ کا اندیشہ نہیں تھا اور نہ ہی جھوٹ کی اجازت کا کوئی دوسرا سبب پایا جارہا تھا، مُرُوَّت میں جھوٹ بولے تھے جن کی شریعت میں اجازت نہ تھی۔

(غیبت کی تباہ کاریاں ص۴۵۶ تا ۴۵۸)

www.farzuloom.net

---

(05): "ذمہ داران کے لیے ۱۹ مدنی پھول"

(۱) مُشکلات اِنسان کو تباہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ بنانے کے لئے آتی ہیں۔

(۲) مسائل میں اُلجھنے اور خوفزدہ ہونے کے بجائے اُن کے حل کے لئے وسائل کو بہتر طور پر استعمال کیجئے۔

(۳) وقت ایک نِعْمت ہے جو ہر اِنسان کو برابر۔برابر دی گئی ہے۔

(۴) بڑا آدمی وہ ہے جو اپنا سارا وقت ضروری کاموں میں صرف کرے۔

(۵) کوشش ہماری مَتَاع (سرمایہ) ہے۔

(۶) ہِمّت ہارنا اپنی ڈِکشنری سے نکال دیں۔(امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

(۷) مُشکل کاموں سے جی چُرانے کے بجائے چیلنجز کو قبول کریں۔

(۸) یکسوئی کے تصوّر کو سمجھئے اور حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔

(۹) ناکامی سے مایوس نہ ہوں۔ مشہور فاتح تیمور لنگ چیونٹی کی بار بار ناکامی کی بدولت کامیابی کے راز سے آشنا ہوا تھا۔

(۱۰) کمرہ امتحان میں جو کام ہم تین (3) گھنٹے میں کرلیتے ہیں وہ عام طور پر 3 دن میں بھی مشکل ہے اس کی وجہ وقت کی تعیین (تع۔یین) یعنی مخصوص کرنا ہے۔

(۱۱) ہر کام کے لئے وقت کی حدود مُعَیَّن (مُ۔عَ۔یَنْ) یعنی مقرر کیجئے۔

(۱۲) کسی چھوٹی سی کامیابی کے بعد خرگوش کی طرح مت ہو جایئے ورنہ کچھوا اپنے عملِ مسلسل سے آگے نکل جائے گا۔

(۱۳) جو کام بھی کریں اس میں توازن، تَواتُر اور تَسلسُل ضرور برقرار رکھیں۔

(۱۴) تَساہُل (غفلت و سُستی) ایک بیماری اور اِنتہائی نُقصان دَہ نشہ ہے۔

(۱۵) تَساہُل، سُست روی، اور تاخیر اور ''پھر کبھی'' ہمارے دشمن ہیں۔

(۱۶) ذِمّہ دار کی شخصیت کا غیر منظّم ہونا بھی مُعاملات میں اُلجھاؤ اور فیصلوں میں تاخیر کا باعِث ہوتا ہے۔

www.farzuloom.net

(۱۷) اپنے پرائم ٹائم (خصوصی اوقات) میں اپنے پرائم کام (خصوصی کاموں) کا تعین کیجئے۔

(۱۸) ''کل کریں گے'' یہ ایک دھوکا ہے۔

(۱۹) پیر پر اِعتراض، مُرید کی صلاحیتوں کا دُشمن ہے۔

(مدنی کاموں کی تقسیم ص ۶۲،۶۱)

---

(06): ''نگران کے لیے دس مدنی پھول''

دس فِکر انگیز فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

{۱} تم سب **نگران** ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (اَلْمُعْجَمُ الصَّغِیرلِلطّبَرانی ج۱ص۱۶۱)

{۲} جو **نگران** اپنے ماتحتوں سے خِیانت کرے وہ جہنَّم میں جائے گا۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج۷ص۲۸۴حدیث۲۰۳۱۱)

{۳} جس شخص کو اللہ تَعَالٰی نے کسی رعایا کا **نگران** بنایا پھر اُس نے ان کی خیر خواہی کا خیال نہ رکھا تو وہ جنَّت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔ (بُخاری ج۴ص۴۵۶حدیث۷۱۵۱)

{۴} اِنصاف کرنے والے **قاضی** پر قِیامت کے دن ایک ساعَت ایسی آئے گی وہ تمنّا کرے گا کہ کاش! وہ دو آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کرتا۔ (مَجمعُ الزَّوائد ج۴ص۳۴۸حدیث۶۹۸۶)

{۵} جو شخص دس آدمیوں پر بھی **نگران** ہو قیامت کے دن اسے اس طرح لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوا ہو گا۔ اب یا تو اس کا عدل اسے چھڑائے گا یا اس کا ظُلم اسے عذاب میں مبتلا کرے گا۔ (اَلسُّنَنُ الْکُبْرٰی لِلْبَیْہَقِی ج۳ص۱۸۴حدیث۵۳۴۵)

www.farzuloom.net

{۶}(دعائے **مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اے اللہ! جو شخص میری اُمّت کے کسی مُعاملے کا **نگران** ہے پس وہ ان پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی فرما۔ اور ان سے نرمی برتے تو تُو بھی اس سے نرمی فرما۔ (مُسلم ص۱۰۱۶ حدیث۱۸۲۸)

{۷} اللہ تَعَالٰی جس کو مسلمانوں کے اُمُور میں سے کسی مُعاملے کا **نگران** بنائے پس اگر وہ ان کی حاجتوں، مفلِسی اور فقر کے درمیان رُکاوٹ کھڑی کر دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی حاجت، مفلِسی اور فقر کے سامنے رُکاوٹ کھڑی کرے گا۔ (ابوداود ج۳ ص۱۸۹ حدیث۲۹۴۸) (آہ! آہ! آہ! جو ماتحتوں کی حاجتوں کو ارادۃً پورا نہیں کرتا اللہ تَعَالٰی بھی اس کی حاجتیں پوری نہیں کرے گا)

{۸} اللہ تَعَالٰی اُس پر رَحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رَحم نہیں کرتا۔ (بُخاری ج۴ ص۵۳۲ حدیث۷۳۷۶)

{۹} ”بے شک تم عنقریب حُکمرانی کی خواہش کرو گے لیکن قِیامت کے دن وہ پَشیمانی کا باعث ہو گی۔“ دوسری روایت میں ہے: ”میں اس اَمْر (یعنی حُکمرانی) پر کسی ایسے شخص کو مقرّر نہیں کرتا جو اس کا سُوال کرے یا اس کی حِرص رکھتا ہو۔“ (بُخاری ج۴ ص۴۵۶ حدیث۷۱۴۸، ۷۱۴۹) (جو وزارت، عہدہ اور نگرانی وغیرہ کیلئے بھاگ دوڑ کرتا اور عُہدے سے مَعْزُولی کی صورت میں فَساد کرتا ہے اس کیلئے عبرت ہی عبرت ہے)

{۱۰} **انصاف کرنے والے نور کے مِنبروں پر ہوں گے** یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور جن کے **نگران** بنتے ہیں ان کے بارے میں عَدل سے کام لیتے ہیں۔ (سُنَنِ نَسائی ص۸۵۱ حدیث۵۳۸۹)

(مردے کے صدمے ص ۳۰ تا ۳۲)

www.farzuloom.net

----

(07):"فیصلہ کرنے کے دس مدنی پھول"

"امیرِ اہلسنّت" کے دس حروف کی نسبت سے فیصلہ کرنے کے دس مدنی پھول

{1} علمائے کرام کی خدمت میں حاضر ہوں۔

{2} جو اہل ہو وہی فیصلہ کرے۔

{3} حَکَم بننے کی خواہش نہیں کرنا چاہئے۔

{4} فریقین میں صلح کرا دیجئے۔

{5} فریقین سے برابری کا سلوک کیجئے۔

{6} ہر فریق کی بات توجہ سے سنئے۔

{7} فیصلہ میں جلد بازی نہ کیجئے۔

{8} خوب تحقیق سے کام لیجئے۔

{9} غصے میں فیصلہ نہ کیجئے۔

{10} کسی فریق کا حق ضائع نہ ہو۔

(فیصلہ کرنے کے مدنی پھول ص ۴۹،۵۰)

----

(08):"مدنی عطیات لیے ملاقات کرنے والوں کے لیے مدنی پھول"

www.farzuloom.net

مدنی عَطیّات کے لئے مُلاقات کے مدنی پھول

☆ذِمّہ داران کو چاہیئے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی عَطیّات کے لئے خوش عقیدہ شخصیّات و مُخیّر حضرات سے پیشگی وقت لے کر اُن سے ملاقات کی ترکیب بنائیں۔

☆بہتر یہ ہے کہ ملاقات کے لئے دو یا تین اسلامی بھائی مل کر جائیں اسلامی بہنیں بھی اسی طرح کریں۔

☆دورانِ ملاقات شخصیّات و مخیر حضرات کو **دعوتِ اسلامی** کے مختلف مدنی کاموں اور شعبہ جات مثلاً مدرسۃُ المدینہ، جامعۃُ المدینہ، دارُالمدینہ اسکول سسٹم، مساجد کی تعمیرات، مدنی قافلہ، مدنی چینل، شعبہ ُتعلیم، مجلسِ آئی ٹی، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net)، مجلسِ خصوصی اسلامی بھائی، مجلسِ اِصلاح برائے قیدیان وغیرہ کا تعارف کروائیں نیز شیخِ طریقت امیر اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی دینی خدمات سے بھی آگاہ کیجئے۔

☆دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں پر صَرف ہونے والے اَخراجات بتا کر دعوتِ اسلامی کے ہر نیک و جائز کام میں خرچ کی نِیّت سے ماہانہ مدنی عَطیّات دینے کا ذہن بنائیے۔

☆ممکن ہو تو شخصیات کے یہاں مجلس "مدنی عطیات بکس" کی مُشاوَرت واجازت سے مدنی پھولوں کے مطابق مدنی عَطیّات بکس (Box) رکھنے کی بھی ترکیب بنائیے۔

www.farzuloom.net

☆ دورانِ ملاقات اِختلافی مسائل، فُضول گفتگو اور سیاسی مُعاملات پر کلام کرنے سے مکمل اِجتناب کیجئے۔

☆ **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے خوفِ خدا(عَزَّوَجَلَّ)، عشقِ مصطفٰی(صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)، اِخلاص اور اَخلاقِ حَسَنہ سے متعلق گفتگو کیجئے، نیز انبیاءعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور صحابہ واولیاءعَلَیْہِمُ الرِّضْوان کی اسلام کی خاطر قربانیوں اور اصلاحِ اُمّت کے لئے دعوتِ اسلامی اور بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کردارِ باصفا جیسے عُنوانات ہی کو موضوعِ سُخن بنایئے۔

☆ حدیثِ پاک میں ہے: "تَھَادَوْا تَحَابُّوا" یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔(مؤطا امام مالك، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المھاجرۃ، ۲/۴۰۷، حدیث:۱۷۳۱) اس حدیثِ پاک پر عمل کی نیّت سے ذاتی طور پر حسبِ اِستِطاعت مدنی عَطیّات دینے والی شخصیّات کو مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کُتُب و رسائل مثلاً "**دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں**" رِسالہ اور VCD's وغیرہ بھی تحفۃً پیش کریں۔ یاد رہے! کہ مدنی عَطیّات سے تحفہ دینے کی اجازت نہیں نیز ذاتی تعلُّقات بنانے کے بجائے رِضائے الٰہی اور تنظیمی کاموں میں ترقی کی نیّت ہی سے تحفہ دیا جائے۔

☆ شخصیات و مخیر حضرات کو مدنی چینل دیکھنے نیز ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت کی ترغیب بھی دلائیں۔

☆ مدنی عَطیّات کے مہینوں (یعنی رَجَب، شَعْبان اور رَمضان) کے علاوہ بھی شخصیات و مخیر حضرات سے ملاقات اور رابطے کی ترکیب رکھتے ہوئے انہیں مدنی ماحول سے وابستہ کرنے

www.farzuloom.net

کے لئے انفرادی کوششوں کا سلسلہ جاری رکھئے۔(چندہ کرنے کی شرعی احتیاطیں ص ۱۲ تا۱۴)

---

(09): ”مدنی عطیات لیے بستہ لگانے والوں کے لیے مدنی پھول“

☆مدنی عَطیّات کے بستوں پر ذِمّہ دار مقرر کئے جائیں اور ان کی تَربِیَت کا اِہتمام بھی کیا جائے۔

☆مدنی عَطیّات کے بستوں کے لئے میز، کرسی وغیرہ کا اہتمام کیجئے، ممکنہ صورتوں میں کرائے پر لینے کے بجائے اپنے یا کسی اہلِ محبت کے گھر سے ترکیب بنالیجئے اگر یہ ممکن نہ ہو تو اَخراجات کے لئے اپنے متعلقہ ذِمّہ دار کے ذریعے مالیات ذِمّہ دار یا مالیات مکتب سے رابطہ فرمایئے۔

☆ممکن ہو تو مدنی عَطیّات کے بستوں پر میگا فون کا اہتمام بھی کیجئے مگر اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ آواز اس قدر بُلند نہ ہو کہ اُس سے لوگوں کو تکلیف پہنچے۔

☆مدنی عَطیّات کے بستوں پر مُناسب روشنی کا بھی اہتمام فرمائیں، لیکن اِس کے لئے مسجد یا مدرسے سے بجلی ہرگز ہرگز نہ لی جائے کہ شرعًا اس کی اجازت نہیں۔

☆مدنی عَطیّات کے بستوں پر کھلے پیسے بھی رکھے جائیں تاکہ عَطیّات کی وُصولی میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو، اس کا مُناسب طریقہ یہ ہے کہ مَدّاتِ واجِبہ اور نافِلہ میں سے کچھ بڑے نوٹوں کو کھلا کرواکر الگ الگ رکھ لیجئے اور بقایا رقم کی واپسی اُسی مَد کی رقم سے کیجئے۔

www.farzuloom.net

☆اپنی جیب سے اگر کھلے پیسے لیں تو کسی کو گواہ بنالیجئے اور رجسٹر یا کاپی میں بھی لازمی طور پر لکھ لیجئے تاکہ عَطیّات کے اِندِراج اور ادائیگی میں کسی قسم کی آزمائش اور پریشانی کا سامنا نہ ہو۔

☆بستوں پر مُناسب تعداد میں رسید بُک رکھنے کا بھی اہتمام کیجئے تاکہ عَطیّات دینے والے کو بَرْوَقْت رسید پیش کی جاسکے۔

☆رسید بُک انتہائی حفاظت سے رکھئے تاکہ کسی غلط ہاتھ میں نہ جاسکے۔

☆مدنی عَطیّات کے بستوں پر ڈائری، کاپی، رجسٹر یا مدنی پیڈ وغیرہ نیز قلم رکھنے کا بھی اہتمام فرمائیں اور ہاتھوں ہاتھ رسید بُک پر اِندِراج کے ساتھ ساتھ ڈائری وغیرہ میں بھی اِندِراج فرماتے رہئے تاکہ مَدّات میں کسی قسم کی غَلَطی کا اندیشہ نہ رہے۔

☆جس ڈائری یا مدنی پیڈ وغیرہ پر عَطیّات کا اِندِراج فرمائیں اُسے بھی حفاظت سے رکھیں تاکہ بوقتِ ضرورت اس کے ذریعے درپیش مسئلے کو حل کیا جاسکے۔

☆مدنی عَطیّات کے ہر بستے پر ”دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دِین کے 102 شعبہ جات “والا پمفلٹ اور رسالہ ”**اصلاحِ اُمّت میں دعوتِ اسلامی کا کردار**“ اور ”**دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں**“ مُناسب تعداد میں رکھے جائیں، حدیثِ پاک میں ہے: ”تَھَادَوْا تَحَابُّوا“ یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالك، كتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المهاجرة، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) اس حدیثِ پاک پر عمل کی نیّت سے ذاتی طور پر

www.farzuloom.net

حسبِ استطاعت مدنی عَطیّات دینے والی شخصیات اور بستے پر آنے والوں کو تحفۃً پیش کئے جائیں۔ یاد رہے کہ مدنی عَطیّات سے مدنی تحفہ دینے کی اجازت نہیں، نیز ذاتی تعلّقات بنانے کے لئے تحفہ دینے کی نِیَّت نہیں ہونی چاہیے۔

☆ مدنی عَطیّات کے بستوں پر جمع شُدہ مدنی عَطیّات کی حفاظت کا بھی اہتمام فرمایئے اِس کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جیسے جیسے مدنی عَطیّات کیش یا چیک کی صورت میں جمع ہوتے جائیں وقتاً فوقتاً یعنی ایک یا دو دن سے زیادہ اپنے پاس رکھنے کے بجائے تنظیمی ترکیب کے مطابق اپنے متعلقہ ذِمّہ داریا مالیات مکتب میں مَدّات کی وضاحت اور مکمل تفصیل کے ساتھ مدنی عَطیّات جمع کروا کر **"مدنی عطیات رسید برائے ذمہ داران "یا "رسید برائے مکتب** "ضرور حاصل فرمائیں۔

☆ مدنی عَطیّات کے بستوں پر بینر بھی آویزاں کیجئے جس کا نمونہ درج ذیل ہے:

بینر کا نمونہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

زکٰوۃ وفطرہ، صَدَقات وخَیرات

وغیرہ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، "**دعوتِ اسلامی**"کو دیجئے۔

☆ بستے یکم رَمضان تا نمازِ عید روزانہ لگایئے جن کا دورانیہ کم و بیش 2 گھنٹے یا زائد ہو۔

☆ خصوصاً آخری عشرے کی ہر رات میں نُمایاں، بارونق اور محفوظ مقامات پر بستے لگانے

www.farzuloom.net

کالازمی اہتمام کیجئے۔
☆نمازجمعہ سے قَبْل لگائے جانے والے مدنی عَطیّات کے بستے جمعہ کی اذانِ اوّل شروع ہونے سے پہلے بند کرکے عَطیّات،مَدّات،ریکارڈ اور بستے کا دیگر سامان بحفاظت رکھ لیا جائے اور پھر بیان وخُطبہ اور نماز میں شرکت کی جائے۔
☆جن نمازوں سے پہلے مدنی عَطیّات کے بستے لگائے جائیں وہاں خصوصاً سنتِ قَبْلِیّہ اور نمازِباجماعت کا اِہتمام فرمایئے۔یونہی فرائض سے فارغ ہوکر سنتِ بَعْدِیّہ ادا کرنے کے بعد ہی بستہ لگایئے کیونکہ نمازوں کا اِہتمام ہر حال میں ضروری ہے۔
☆رَمَضانُ المبارک کی ستائیسویں شب سے ہر نماز کے بعد مساجد کے اندر یا باہر(جہاں اجازت ہو)اِسی طرح عیدُ الفِطر کے دن عید گاہ اور قبرستان کے راستوں اور داخلی اور خارجی دروازوں پر بھی"**مدنی عَطیّات**"کے بستے لگائے جائیں۔
☆جن جگہوں پر اِختلافی صورت کا اندیشہ ہو وہاں حکمتِ عَمَلی کے تحت کچھ فاصلے پر بستے لگائے جائیں تاکہ کسی قسم کے مسائل کا سامنا نہ ہو۔

(چندہ کرنے کی شرعی احتیاطیں ص ۱۴تا ۱۷)

---

(10):"نفلی عطیّات کے مدنی پھول"

عَطیّات دینے والے سے اگر براہِ راست نفلی عَطیّات کی وُصولی کی ترکیب بن رہی ہو تو حتّی

www.farzuloom.net

الامکان ترغیب دلا کر **"دعوتِ اسلامی کے ہر نیک و جائز کام میں خرچ کرنے"** کی اجازت کے ساتھ وُصول فرمایئے کیونکہ بعض "مَدّاتِ مخصوصہ" کے اَخراجات محدود یعنی کم ہوتے ہیں اور بچ جانے والی رقم عرصۂ دراز تک رُکی رہتی ہے، مثلاً مخصوص مسجد، مخصوص جامعہ، مخصوص مَدرَسہ یا مخصوص تعمیرات وغیرہ کے لئے دیئے گئے عَطیّات، جبکہ ہر نیک و جائز کام میں خرچ کی اجازت سے لئے گئے "عَطیّاتِ نافِلہ" دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات میں سے کسی بھی شعبے میں شرعی رہنمائی کے ساتھ خرچ کئے جاسکتے ہیں۔

☆اگر کوئی اسلامی بھائی مَدّاتِ مخصوصہ کے لئے ہی عَطیّات دینا چاہے تو بھی وُصول کئے جاسکتے ہیں لیکن "مَدّاتِ مخصوصہ" کی آمدن کا حساب ہر مَد کے اعتبار سے الگ الگ تیار کیا جائے۔

☆بعض اسلامی بھائی زکوٰۃ کسی خاص کام یا خاص مقصد مثلاً جامعہ، مَدرَسہ وغیرہ کے لئے بھی دیتے ہیں تو ایسی صورت میں رسید اور ریکارڈ دونوں میں مَد اور مقصد دُرُست اور واضح طور پر درج فرمایئے۔

☆اگر کوئی اسلامی بھائی نیاز کے لئے رقم دینا چاہیں تو اُن کو یہ ذہن دیجئے کہ "نیاز کا مقصد ایصالِ ثواب ہے لہٰذا آپ جن بُزُرگ کی نیاز دلانا چاہتے ہیں اُن کے اِیصالِ ثواب کے لئے لنگرِ رَضویّہ کی مَد میں دے دیجئے یا پھر دعوتِ اسلامی کے ہر نیک و جائز کام میں خرچ

www.farzuloom.net

کرنے کی اِجازت کے ساتھ دے دیجئے، دعوتِ اسلامی کے جن جن نیک کاموں میں اِن عطیّات کو خرچ کیا جائے گا اُس کا ثواب اِنْ شَاۤءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن بُزُرگ کو پہنچتا رہے گا۔ "لنگرِ رضویہ کی تعریف والفاظ اگلے مدنی پھول میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆لنگرِ گیارہویں، لنگرِ بارہویں، لنگرِ 15 رجب (کونڈوں کی نیاز)، شبِ معراج، شبِ براءت اور شبِ قدر کی مد میں بھی عَطیّات لئے جاسکتے ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ لنگرِ رَضویہ کی مد میں عَطیّات وُصول کئے جائیں اور عَطیّات دینے والے سے اِن الفاظ کے ساتھ عطیّات لئے جائیں "**آپ اپنی یہ رقم رَمضانُ الْمُبارَک کی سحری واِفطاری، بڑی راتوں اور دیگر مواقع پر غریب وامیر، معتکف وغیر معتکف، روزہ دار و بے روزہ دار سبھی کو کھانا کھلانے اور اِن میں اشیائے خورد ونوش تقسیم کرنے، دریاں، تھال اور ڈیکوریشن کا سامان خریدنے یا کرائے پر لینے نیز ان کے علاوہ ہر طرح کے نیک اور جائز کاموں میں خرچ کرنے کی دعوتِ اسلامی کو مکمل اِجازت دے دیجئے۔**"

☆لنگرِ رَضویہ کے لئے صرف اور صرف صَدَقاتِ نافِلہ ہی وُصول کیجئے کیونکہ لنگرِ رَضویہ میں امیر وغریب سبھی شریک ہوتے ہیں لہٰذا اِس کے لئے زکوٰۃ، فِدیہ بلکہ صَدَقاتِ واجِبہ کی بیان کردہ اَقسام میں سے کوئی بھی قِسم ہرگز ہرگز وُصول نہ کیجئے اور نہ ہی کسی کو اِس کی ترغیب دیجئے۔

☆یونہی تقسیمِ رسائل اور دارُالمدینہ کے لئے بھی عَطیّاتِ واجِبہ کی ترغیب نہ دلایئے بلکہ

www.farzuloom.net

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کی تفصیلات بتا کر اُن کا ذہن بنایئے اور دعوتِ اسلامی کیلئے وُصول فرمایئے، اگر کوئی مذکورہ مَدّات یعنی لنگرِ رضویہ، تقسیمِ رسائل یا دارُالمدینہ کے لئے ہی عَطیّات دینا چاہے تو اس کے مخصوص کردہ اَلفاظ کے مُطابق اِجازت کے ساتھ صرف اور صرف عَطیّاتِ نافلہ ہی وُصول کیجئے۔

☆اسی طرح مساجِد و مدارِس کی تعمیرات وغیرہ کے لئے بھی زکوٰۃ یا کسی اور صَدَقۂ واجبہ کی ترغیب نہ دلایئے، اگر پھر بھی کوئی زکوٰۃ مذکورہ مدات میں ہی دینا چاہے تو رسید پر مکمل تفصیل درج کرکے رقم وصول فرمائیں۔

☆اگر صَدَقاتِ واجِبہ دینے والے نے فقیر مُتعیّن کر دیا (مثلاً سیلاب زَدگان یا جامعہ کے طَلَبہ یا پھر مَدرَسے کے طَلَبہ وغیرہ کیلئے) تو رسید پر مقصد کے کالَم میں اُسے لازمی درج کیجئے۔

☆مَدّاتِ مخصوصہ، مَدّاتِ واجِبہ اور مَدّاتِ نافِلہ میں سے ہر ایک کو الگ الگ ہی رکھئے اور اِن کے ریکارڈ بھی الگ الگ ہی ترتیب دیجئے تاکہ آپس میں مَدّات مِل جانے کا اندیشہ ہی نہ رہے۔

☆عَطیّاتِ واجِبہ مثلاً قَسَم کے کَفّارے، نماز کے فِدیے، روزے کے فِدیے اور مَنّت وغیرہ میں سے کوئی مد وُصول ہو تو اُس کی مکمل تفصیلات ضرور معلوم کیجئے مثلاً کتنی قَسموں کے کفارے ہیں؟ کتنی نمازوں یا روزوں کے فِدیے ہیں؟ اسی طرح مَنّت کے مکمل اَلفاظ وغیرہ بھی معلوم کرکے رسید پر اس کا بھی اِندِراج کیجئے، نیز رقم دینے والے کا فون نمبر

www.farzuloom.net

رسید پر ضرور درج فرمایئے تاکہ اگر مزید تفصیلات معلوم کرنے کی ضرورت ہو تو رابطہ کیا جاسکے۔

(چندہ کرنے کی شرعی احتیاطیں ص ۱۸ تا ۲۰)

---

(11):"مقدس کاغذ ٹھنڈا کرنے کے مدنی پھول"

{ا} اگر مُصحَف (یعنی قراٰن) شریف پُرانا ہو گیا، اس قابِل نہ رہا کہ اس میں تِلاوت کی جائے اور یہ اَندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق مُنْتَشِر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لَپیٹ کر احتیاط کی جگہ دَفنکیا جائے اور دَفن کرنے میں اس کیلئے لَحَد بنائی جائے (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قِبلہ کی دیوار کو اِتنا کھودیں کہ سارے مُقدّس اَوراق سما جائیں) تاکہ اس پر مِٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تَختہ لگا کر چھت بنا کر مِٹّی ڈالیں کہ اس پر مِٹّی نہ پڑے، مُصحَف شریف پُرانا ہو جائے تو اُس کو جَلایا نہ جائے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۳۸ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) {۲} مُقَدَّس اَوْرَاق کم گہرے سَمُندر، دریا یا نہر میں نہ ڈالے جائیں کہ عُموماً بہ کر کَنارے پر آجاتے اور سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں۔ ٹھنڈا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی تھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وَزنی پتّھر ڈالدیا جائے نیز تھیلی یا بوری پر چند جگہ اس طرح چیرے لگائے جائیں کہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تہ میں چلی جائے ورنہ پانی اَندر نہ جانے کی صُورت میں بعض اَوقات مِیلوں تک تیرتی ہوئی کَنارے پہُنچ

www.farzuloom.net

جاتی ہے اور کبھی گنوار یا کُفّار خالی بوری حاصِل کرنے کے لالچ میں مُقدّس اَوراق کَنارے ہی پر ڈھیر کردیتے ہیں اور پھر اِتنی سخت بے اَدَبیاں ہوتی ہیں کہ سُن کر عُشّاق کا کلیجہ کانپ اُٹھے! مُقدّس اَوراق کی بوری گہرے پانی تک پہُنچانے کیلئے مسلمان کشتی والے سے بھی تعاوُن حاصِل کیا جاسکتا ہے مگر بوری میں چِیرے ہر حال میں ڈالنے ہوں گے۔

میں ادب قراٰن کا ہر حال میں کرتا رہوں

ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(تلاوت کی فضیلت ص ۳۴ تا ۳۶)

----

(12): ’’تحفہ یا رشوت ‘‘

سیبوں کے طباق

اِس روایت کی شرح کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ بدرُالدّین عینی حَنَفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرتِ سیِّدُنا فُرات بن مسلِم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سند سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیب کھانے کی خواہِش ہوئی مگر گھر میں کوئی ایسی چیز نہ ملی جس کے بدلے سیب خرید سکیں۔ چُنانچِہ ہم ان کے ساتھ سُوار ہو کر نکلے۔ دیہات کی جانب کچھ لڑکے ملے جنھوں نے سَیبوں کے طَباق (تحفۃً پیش کرنے کیلئے) اُٹھائے ہوئے تھے۔ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک طَباق اٹھا کر سُونگھا اور پھر واپَس کر دیا۔ میں نے ان سے اس بارے میں عَرض کی تو فرمایا، مجھے اِس کی حاجت

www.farzuloom.net

نہیں۔ میں نے عرض کی، کیا سیِّدُ نا رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، سیِّدُ نا ابو بکر صِدّیقِ اکبر اور سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تُحفہ قَبول نہیں فرمایا کرتے تھے؟ اِرشاد فرمایا، بِلاشُبہ یہ اُن کے لئے تحائف ہی تھے مگر ان کے بعد کے عُمّال (یعنی حُکّام یا ان کے نُمائندوں) کے لئے رِشوت ہیں۔

(عمدۃُ القاری ج ۹ ص ۴۱۸)

کون کس کا تحفہ نہ لے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیِّدُ نا عمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تُحفے کے سبب قَبول فرمانے سے اِنکار کر دیا۔ کیوں کہ آپ جانتے تھے کہ یہ تُحفہ بحیثیتِ خلیفہ وَقت دیا جا رہا ہے اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو کوئی کیوں دیتا؟ اور یہ بات تو ہر ذی شُعور آدمی سمجھ سکتا ہے کہ وُزراء، قومی و صُوبائی اِسمبلی کے ممبران یا دیگر حُکومَتی افسران و منتخب نُمائندگان نیز جج صاحِبان حتّٰی کہ پولیس وغیرہ کو لوگ کیوں تُحفہ دیتے ہیں اور ان کی کس سبب سے خصوصی دعوتیں کرتے ہیں۔ ظاہر ہے یا تو "کام" نکلوانا مقصود ہوتا ہے یا یہ ذِہن ہوتا ہے کہ آئندہ اس کی ضَرورت پڑنے کی صُورت میں آسانی سے ترکیب بن جائے گی۔ ان دونوں وُجوہات کی بناپر ایسے لوگوں کو تُحفہ دینا اور ان کی خُصوصی دعوت کرنا رِشوت کے حکم میں ہے اور رِشوت دینے اور لینے والا جہنّم کا حقدار ہے۔ ایسے موقع پر عیدی، مٹھائی، چائے پانی یا خوشی سے پیش کر رہا ہوں، مَحبّت میں دے رہا ہوں وغیرہ خوبصورت الفاظ رِشوت کے گناہ سے نہیں بچا سکتے۔ اگرچہ واقعی اخلاص کے ساتھ پیش کیا گیا ہو اور رِشوت کی کوئی صورت نہ بنتی ہو تب بھی ایسوں کا اپنے ماتَحتوں سے تُحفہ یا خُصوصی دعوت قَبول کرنا "مَظِنّہِ تُہمت" یعنی تُہمت کی جگہ کھڑا ہونا ہے، جبکہ سردارِ مکّہ مکرّمہ، سلطانِ مدینہ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ تہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو (کشف الخفاء ج ۲ ص ۲۲۷ حدیث ۲۴۹۹) اس لئے یہاں مَظِنّہِ تُہمت سے بچنا واجِب ہے لہٰذا دینا بھی ناجائز اور لینا بھی ناجائز۔ ہاں اگر عُہدہ ملنے سے قَبل ہی آپس میں تُحفوں کے لین دین اور خُصوصی دعوت کی ترکیب تھی تو اب حرج نہیں مگر پہلے کم تھا اور اب مِقدار بڑھا دی تو زائد حصّہ ناجائز ہو جائیگا۔ اگر دینے والا پہلے کی نسبت مالدار ہو گیا ہے اور اُس نے اس وجہ سے بڑھایا ہے تو لینے میں حرج نہیں۔

www.farzuloom.net

اسی طرح پہلے کے مقابلے میں اب جلدی جلدی خُصُوصی دعوت ہونے لگی ہے تب بھی ناجائز ہے۔ اگر دینے والا ذوِالارحام یعنی خونی رِشتے والوں میں سے ہے تو دینے لینے میں حرج نہیں۔ (والدین، بھائی، بہن، نانا، نانی، دادا، دادی، بیٹا، بیٹی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی، وغیرہ مَحرم رشتے دار ہیں جبکہ پھوپھا، بہنوئی، چچی، تائی، مُمانی، بھابھی، چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد وغیرہ ذی رِحم یعنی مَحرم رشتہ داروں سے خارِج ہیں) مَثَلاً بیٹا یا بھتیجا جج ہے اس کو والِد یا چچا نے تُحفہ دیا یا خُصُوصی دعوت دی تو قبول کرنا جائز ہے۔ ہاں بِالفرض باپ کا مقدّمہ جج بیٹے کے یہاں چل رہا ہو تو اب مَظِنّہ تُہمت کی وجہ سے ناجائز ہے۔ بیان کردہ اَحکام صِرف حکومتی افراد کیلئے ہی نہیں ہر سماجی، سیاسی اور مذہبی لیڈر و قائد کیلئے بھی ہیں۔ حتّٰی کے دعوتِ اسلامی کی تمام تنظیمی مجالس کے جملہ نگران و ذِمّہ داران بھی اپنے اپنے ماتحتوں سے تُحفہ یا خُصُوصی دعوت قبول نہیں کر سکتے۔ چھوٹا ذِمّہ دار اپنے سے بڑے ذِمّہ دار سے قبول کر سکتا ہے۔ مَثَلاً دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کا رکن، نگرانِ شوریٰ سے قبول سکتا ہے مگر دیگر دعوتِ اسلامی والوں سے قبول نہیں کر سکتا اور نگرانِ شوریٰ اپنے کسی بھی ماتحت دعوتِ اسلامی والے کا تحفہ نہیں لے سکتا۔ مدرِّس اپنے شاگردوں یا اُس کے سرپرست کا بلااجازتِ شرعی تحفہ نہیں لے سکتا۔ ہاں تعلیم سے فراغت کے بعد اگر شاگرد تُحفہ یا خُصُوصی دعوت دے تو قبول کر سکتا ہے۔ وہ عُلَماء و مشائخ جن کو لوگ علم و فضل کی تعظیم کے سبب نذرانے پیش کرتے ہیں اور وہ قبول بھی کرتے ہیں اور لوگ ان پر رشوت کی تُہمت بھی نہیں لگاتے چُنانچِہ ایسے حضرات کا تُحفہ قبول کرنا مَظِنّہ تُہمت سے خارج ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تحفے اور رشوت کے متعلق اہم سوالات وجوابات حاضِر ہیں۔ ہوسکے تو ان کو کم از کم تین مرتبہ غور سے پڑھ یا سُن لیجئے۔

سوال:

کیا تحفہ قبول کرنا سنّت نہیں؟

جواب:

www.farzuloom.net

بے شک تحفہ قَبول کرنا سنّت ہے مگر اس کی صورتیں ہیں چُنانچِہ حضرت علّامہ بَدرُالدین عَینی حَنَفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، '' نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت، مالکِ جنّت، قاسِمِ نعمت، مُصطَفٰی جانِ رَحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا یہ فرمانِ الفت نشان، ''تُحفے کا آپَس میں تَبادُلہ کرو محبّت بڑھے گی'' (مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۶۰ حدیث ۶۷۱۶) اُس کے حق میں ہے جسے مُسلمانوں پر عُہدہ دار نہ بنادیا گیا ہو اور جسے مسلمانوں پر عُہدہ دیدیا گیا ہو جیسے قاضی یا والی تو اب اسے تُحفہ قَبول کرنے سے بچنا ضَروری ہے خُصُوصاً اُسے جسے پہلے تحفے نہ پیش کیے جاتے ہوں کیونکہ اس کے لیے اب یہ تُحفہ رِشوت و ناپاکی کی قِسم سے ہے۔ (اَلْبِنایۃ شَرحُ الْھِدایۃ ج ۸ ص ۲۴۴)

عارِضی طور پر اسکوٹر لینا

سوال:

عہدیدار اپنے ماتحت سے بطورِ قرض کوئی رقم یا عارِضی طور پر استعمال کیلئے کار، اسکوٹر یا سائیکل وغیرہ لے سکتا ہے یا نہیں؟ نیز یہ بھی ارشاد فرمایئے کہ اپنے ماتحت سے کوئی چیز کسی حیلے سے سستی خرید سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:

عُہدیدار اپنے ماتَحت سے نہ قرض لے سکتا ہے، نہ عُرف وعادت سے ہٹ کر خرید و فروخت کر سکتا ہے، نہ ہی عارِضی طور پر استِعمال کیلئے چیزیں لے سکتا ہے، ماتحت خود آفر کرے تب بھی نہیں لے سکتا۔ چُنانچِہ حضرتِ عَلّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ''عُہدہ دار کو جس جس کا تُحفہ قَبول کرنا حرام ہے اُس سے قَرض اور کوئی چیز عارِیۃً طَلَب کرنا (یعنی کچھ مدّت کیلئے کوئی چیز مانگنا) بھی حرام ہے۔''

(ردُّالمحتار علی الدُّرِّالمختار ج ۸ ص ۴۸)

سوال:

www.farzuloom.net

کیا تحفوں کے بارے میں اعلیٰحضرت رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے بھی کچھ رھنمائی فرمائی ہے؟

جواب:

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂِ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیِٔ سنّت، ماحیِٔ بِدعت، عالِمِ شَریعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علامہ مولیٰنا الحاج الحافِظِ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں''میں کہتا ہوں ان کی مثال دیہاتوں اور اَہلِ حِرفت وغیر ھم کے چودھریوں کی سی ہے جن کو اپنے ماتحتوں پر تَسلُّط اور غَلَبہ ہوتا ہے کیونکہ ان چودھریوں کے شَر کے خوف یا رَواج کی وجہ سے ان کو ہدیئے (یعنی تحائف) ملتے ہیں''

(فتاوٰی رضویہ ج۱۹ ص ۴۴۶) معلوم ہوا تحائف قبول کرنے کی مُمانَعَت صِرف حُکومَتی عُہدے داروں کے لئے ہی نہیں ہر اُس شخص کے لئے بھی ہے جو اپنے عُہدے یا دبدبے کی وجہ سے لوگوں کو نَفع یا نُقصان پہنچانے پر قُدرَت رکھتا ہو۔

دعوتوں کی دو قسمیں

سوال:

''خُصوصی دعوت'' کسے کہتے ہیں؟

جواب:

خُصوصی دعوت یعنی وہ دعوت جو کسی خاص فرد کیلئے رکھی جائے کہ اگر وہ آنے سے انکار کردے تو وہ دعوت مُنعَقِد ہی نہ ہو۔

سوال:

www.farzuloom.net

اور ''عُمومی دعوت'' کا مطلب بھی ارشاد فرمادیجئے!

جواب:

عُمومی دعوت یعنی وہ دعوت جو کسی خاص فرد کیلئے نہ ہو کہ فُلاں نہ آتا ہو تو وہ دعوت ہی نہ رکّھی جاتی۔

سوال:

اگر ماتَحت نے عُہدیدار کو خُصُوصی دعوت دی اور گیارھویں شریف کی نِیّت کرلی تو کیا اب بھی ناجائز ہے؟

جواب:

جی ہاں۔ کیوں کہ یہ طے ہے کہ عُہدیدار شرکت کی حامی نہ بھرے تو گیارھویں شریف کی نیاز نہیں کی جائے گی ۔ہاں اگر نیاز رکھی ہے اور اُس میں عُہدیدار کو بھی دعوت دی ہے اور یہ طے ہے کہ وہ آئے یا نہ آئے نیاز کا سلسلہ رہے گا تو ایسی دعوت جائز ہے کیوں کہ یہ ''عُمومی دعوت'' کہلاتی ہے۔البتّہ عمومی دعوت میں بھی عُہدیدار کو اگر دوسروں کے مقابلے میں عمدہ غذائیں دیں تو ناجائز ہے مثلاً عام مہمانوں کو تندوری روٹی اور گائے کا سالن دیا جائے مگر عُہدیدار کی خدمت میں شِیر مال اور بکرے کا قورمہ حاضِر کیا جائے تو ایسا کرنا ناجائز ہے۔

سوال:

افسر سے اُس کا ماتَحت تُحفہ قبول کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:

قبول کرسکتا ہے۔

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عَظِیمُ البَرَکت، عَظِیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے جاری کردہ اس مبارک فتوے کو اگر کم از کم تین بار غور سے پڑھ یا سُن لیں گے تو ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تحفے اور رشوت کا فرق سمجھ میں آجائیگا کہ کون کس کس سے تحفہ قَبول کرسکتا ہے اور کس کس سے نہیں۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''جو شَخص بذاتِ خُود خواہ اَز جانِبِ حاکِم کسی طَرح کا قَہر وتَسلُّط (یعنی غَلَبہ) رکھتا ہو جس کے سبب لوگوں پر اِسکا کُچھ دَباؤ ہو اگرچِہ وہ فِی نَفسِہٖ (یعنی ذاتی طور پر) ان پر جبر وتَعَدّی (یعنی زیادَتی) نہ کرے، دباؤ نہ ڈالے اگرچِہ وہ کسی فیصلہ قَطعِی بلکہ غَیرِ قَطعِی کا بھی مجاز (یعنی بااختیار) نہ ہو جیسے کوتوال، تھانہ دار، جَمعَدار یا دِہقانوں کے لئے زمیندار، مُقَدَّم یعنی (گاؤں کا نمبر دار) پَٹواری یہاں تک کہ پنچایتی قَوموں یا پیشوں کے لئے انکے چودھری، ان سب کو کسی قِسم کے تُحفے لینے یا دَعوت خاصّہ (یعنی خصوصی دعوت جو کہ اسی کے لئے رکھی گئی ہو اور اگر یہ شریک نہ ہو تو دعوت ہی نہ ہو) قَبول کرنے کی اَصلًا (یعنی بالکل) اِجازت نہیں مگر تین صُورَتوں میں، اوّل اَفسر (یعنی اپنے سے بڑے عُہدیدار) سے جس پر اِسکا دباؤ نہیں، نہ وَہاں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اِسکی طَرَف سے یہ ہَدیّہ ودعوت اپنے مُعامَلات میں رِعایت کرانے کے لئے ہے۔ دُوُم ایسے شَخص سے جو اِسکے مَنصَب (عُہدے) سے پہلے بھی اسے ہَدیّہ (یعنی تحفہ) دیتا ہو یا دعوت کرتا تھا بشرطیکہ اب سے اُسی مِقدار پر ہے، ورنہ زِیادَت (یعنی اِضافہ) رَوا (جائز) نہ ہوگی مَثَلًا پہلے ہَدیّہ ودعوت میں جِس قیمت کی چیز ہوتی تھی اب اس سے گِراں (قیمتی) پُر تَکَلُّف ہوتی ہے یا تعداد میں بڑھ گئی یا جَلد جَلد ہونے لگی کہ ان سب صُورَتوں میں زِیادَت (اِضافہ) مَوجود اور جواز مَفقُود (یعنی جائز ہونے کی صورت نہیں) مگر جبکہ اِس شَخص کا مال پہلے سے اس زِیادَت کے مُناسِب زائِد ہو گیا ہو (یعنی دینے والا اب مزید مالدار ہو گیا ہو) جس سے سمجھا جائے کہ یہ زِیادَت اُس شَخص کے مَنصَب (یعنی عہدہ) کے سبب نہیں بلکہ اپنی ثَروَت (دولت) بڑھنے کے باعِث ہے۔ سِوُم اپنے قریبی مَحارِم سے، جیسے ماں باپ، اولاد، بَہن بھائی (مگر) نہ چچا ماموں خالہ پھوپھی کے بیٹے کہ یہ مَحارِم نہیں اگرچِہ عُرفًا انہیں بھی بھائی کہیں۔''مزید فرماتے ہیں'' پھر جہاں جہاں مُمانَعت ہے اسکی بِنا (بنیاد)

صِرف تُہمت واندیشہ رِعایت پر ہے، حقیقۃً وُجوبِ رِعایت ضَرُور (یعنی لازمی) نہیں کہ اُسکا اپنے عمل میں کُچھ تغیُّر (ردّوبدل) نہ کرنا یا اسکا عادتِ بے لَوثی (یعنی مخلصانہ عادتوں) سے آگاہ ہونا مُفید جواز ہوسکے۔ دُنیا کے کام اُمّید ہی پر چلتے ہیں، جب یہ دَعوت وہَدایا قبول کیا کریگا توضَرُور خیال جائیگا کہ شاید اب کی بار کُچھ اَثر پڑے کہ مُفت مال دینے کی تاثیر مُجرَّب ومُشاہَد (یعنی دیکھی بھالی) ہے اُس بار نہ ہوئی اِس بار ہوگی، اِس بار نہ ہوئی پھر کبھی ہوگی۔ اور یہ حِیلہ کہ اِسکاہَدیّہ ودعوت بَربِنائے اَخلاقِ اِنسانیت ہے نہ بلحاظِ مَنصب، اِسکارَدخُود حُضُورِ اَقدس سَیدالمُرسَلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماچکے ہیں، جب ایک صاحِب کو تحصیل زکوٰۃ (زکوٰۃ وُصول کرنے) پر مقرّر فرما کر بھیجا تھا، اُنہوں نے اَموالِ زکوٰۃ حاضِر کئے اور کُچھ مال جُدا رکھے کہ یہ مجھے ملے ہیں۔ فرمایا، اپنی ماں کے گھر بیٹھ کر دیکھا ہوتا کہ اب کتنے تُحفے مِلتے ہیں! یعنی یہ ہَدایا صِرف اِسی مَنصب کی بِنا پر ہیں اگر گھر بیٹھا ہوتا تو کون آکر دے جاتا؟''

(صحیح مسلم ص۱۰۱۹ حدیث ۱۸۳۲، فتاویٰ رضویہ ج۱۸ ص۱۷۰۔۱۷۱)

سوال:

اگر شاگرد اپنے اُستاد کو تُحفہ پیش کرے تو قبول کرے یا نہیں؟

جواب:

قُرآنِ پاک یا دَرسِ نِظامی یا دیگر عُلُوم پڑھانے والوں کو بھی طالبِ علم کی طرف سے دیئے جانے والے تحائِف قبول کرنے میں نِہایت اِحتیاط کی ضَرُورت ہے کیونکہ مُدرِّس بھی بعض مُسلمانوں (مثلاً طَلَباء) کے اُمُور پر ''والی'' (یعنی حکمران) ہوتے ہیں۔ عُہدہ دار کی وَضاحت کرتے ہوئے حضرتِ علامہ شامی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''اور عُہدہ داروں میں بازاروں اور شہروں کے عُہدہ دار، اَوقاف کے مُعَامَلات چلانے والے اور ہر وہ شخص شامِل ہے جو کسی ایسے معاملے میں عُہدہ دار ہو جو مُسلمانوں سے مُتعَلّق ہو۔'' (رَدُّالمُحتار ج۸ ص۵۰)

مذکورہ عبارت کی روشنی میں اُستاذ بھی ایک طرح سے عُہدہ دار ہے کیونکہ طُلباء کا مدرَسے میں داخِلہ برقرار رہنا اکثر اُستاذ ہی کے رَحم وکَرم پر ہوتا ہے، اُستاذ اس کی بے قاعِدگیوں پر درجہ سے نِکال سکتا ہے، بلکہ بعض اَوقات داخِلہ بھی مَنْسُوخ کرواسکتا ہے یا مَنسُوخ کردینے کی سِفارِش کرسکتا ہے۔یُونہی اِمتحانات میں کئے جانے والے سُوالات کے پرچوں کو قَبل از وَقت ظاہر کرنا، اِمتحانات کے نَتائج میں اچّھے نمبر دینا یا ناکام (FAIL)

کردینا بھی اُستاذ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ کئی طُلَباء ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں حُصُولِ عِلْم کا شَوق کم ہوتا ہے جبکہ وہ بداَخلاقیوں اور بے قاعِدگیوں میں پیش پیش ہوتے ہیں، چُونکہ اپنی تعلیمی صَلاحیّتوں سے استاذ کو خُوش نہیں کرپاتے لہٰذا وَقتاً فوقتاً تحفے پیش کرتے اور دعوتیں کِھلاتے ہیں تاکہ نہ انہیں مدرَسے سے نِکالا جائے اور نہ ہی ناکام (FAIL) کیا جائے۔ لہٰذا اَساتِذہ کو چاہیے کہ اس قِسم کے طُلَباء کے تحائِف اور دعوتیں قَبول نہ کریں اور اگر معلوم ہو جائے کہ یہ تُحفہ یا دعوت خاص اِسی لیے کی گئی ہے کہ مذکورہ قسم کے طُلَباء کا کام بنے اور یہ واقعی اس کا کام بناسکتے ہیں یا کام بنانے کا ذَریعہ بن سکتے ہیں تو اب قَبول کرنا حرام اور جہنّم میں لیجانے والا کام ہے۔ ''شامی''میں ہے ''اسی طرح عالِم کو جب سِفارِش یا ظُلْم کو دُور کرنے کے لیے ھَدِیّہ دیا جائے تو وہ رشوت ہے۔ جو حُکم مُدرِّس کا بیان ہوا وُہی ہر مُنتَظِم کا ہے خواہ کسی ادارے کا ہو یا جماعت کا، خواہ خالِصتاً مذہبی جماعت ہو یا سیاسی کہ کسی نہ کسی اِعتِبار سے یہ بھی مسلمانوں کے کئی اُمُور پر عُہدہ دار ہوتے ہیں اور ان کی جنبشِ قَلَم یا زَبان چلادینے سے بُہتیرے لوگوں کو فائِدہ و نُقصان پُہنچتا ہے لہٰذا ان لوگوں کو بھی قَبولِ ہدِیّہ و دَعوت میں نہایت اِحتِیاط کی ضَرُورت ہے''۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص ۶۰۷)

تحفہ لوٹانے کی دو حکایات

(۱) حُجّۃُ الاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی سے منقول ہے، حضرت سیِّدُنا شقیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بطورِ تحفہ کپڑا پیش کیا تو اُنھوں نے مجھے واپس لوٹا دیا، میں نے عرض کی، یاسیِّدی! میں آپ کا شاگِرد نہیں ہوں، فرمایا، مجھے معلوم

www.farzuloom.net

ہے مگر آپ کے بھائی نے تو مجھ سے حدیثِ پاک سنی ہے، مجھے خوف ہے کہیں میرا دل تمھارے بھائی کے لئے دوسروں کی نسبت زیادہ نرم نہ ہو جائے۔

(حلیۃالاولیاء ج ۷ ص ۳ حدیث ۹۳۰۲)

(۲)ایک بار حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کے دوست کے فرزند نے حاضِر ہو کر کچھ نذرانہ پیش کیا، قَبول کر لیا۔ مگر کچھ ہی دیر کے بعد اُس کو بُلا بھیجا اور بِاِصرار اُس کا وہ تحفہ لوٹا دیا۔ یہ اِس لئے کیا کہ آپ کی دوستی اللہ عزَّوَجَلّ کیلئے تھی لھٰذا آپ کو خوف لاحِق ہوا کہ یہ تحفہ کہیں فی سبیلِ اللہ دوستی کا مُعاوَضہ نہ ہو جائے! آپ کے شہزادے سیِّدُنا مبارَک رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، بابا جان! آپ کو کیا ہو گیا ہے! آپ نے جب لے ہی لیا تھا تو ہماری خاطر رکھ بھی لیتے! فرمایا، اے مبارَک! تم تو خوشی خوشی اِس کو استِعمال کروگے مگر قیامت کے روز سُوال مجھ سے ہو گا۔

(اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۴۰۸)

سُوال:

عہدیدار کو اگر کسی ماتحت نے مدینے شریف کی کھجوریں یا آبِ زم زم شریف پیش کیا تو لے یا نہ لے؟

جواب:

قَبول کرلے کہ اِس میں رشوت کی تہمت کا امکان نہیں نیز رسائل، بیانات کی کیسیٹیں وغیرہ تبلیغی مواد یا، نعلِ پاک کے کارڈز، بہت ہی کم قیمت تسبیح یا سستے دام والا مثلاً دو یا تین روپے والا قلم وغیرہ قَبول کرنے میں حَرَج نہیں کہ یہ اِس طرح کے تحائف نہیں جو مَظِنّہ تُہمت بنیں۔ نیز حج یا سفرِ مدینہ یا شادی یا بچہ کی ولادت کے مواقع پر تحائف دینے کا رَواج ہے، ایسے تحائف بھی عہدیدار اپنے ماتحتوں سے لے سکتا ہے۔ ہاں اگر عُرف سے زائد کا تحفہ دیا تو نہیں لے سکتا مثلاً 100 روپے دینے کا عُرف ہے اور 500 یا 1200 روپے کا تحفہ دے دیا یا اسی قدر نوٹوں کا ہار پہنایا تو مَظِنّہ تُہمت کے باعِث ناجائز ہو جائے گا۔

www.farzuloom.net

ان احکامات کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کیطرف سے جاری کردہ مَدَنی مذاکرہ نمبر۱۷تا۴۷ کی کیسیٹیں سَماعت فرمایئے۔ مجلس مکتبۃ المدینہ

(آداب طعام، ص ۵۴۱تا۵۵۴)

----

www.farzuloom.net